اصلاح معاشرہ

فیشن پرست عورت اور اسلام

مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی

مفتی ومدرس جامعہ المرکز الاسلامی

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	تمہید	۲	عورت کا فیشن کے طور پر شوہر کے حکم سے یا خود سر کے بال کٹوانا
۳	بال بڑھانے کے لئے عورت کا بالوں کے سروں کو کاٹنا	۴	بچیوں کے بال کاٹنا
۵	عورتوں کا مردوں جیسے بال بنانا	۶	عورتوں کے لئے زینت کرنا اپنے شوہر کے لئے
۷	استفتاء بعنوان عورت سر کے زائد بال کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟		

عورتوں کے سر کے بال سے متعلق شرعی احکام

تمہید

واضح رہے کہ اسلام انسانی زندگی کے فلاح و بہبود کے لئے اصول وحدود متعین کرتا ہے اسلام میں کوئی ایسا جزء نہیں جس میں انسان کے دنیا وآخرت کی فلاح نہ ہو۔ چنانچہ اسلام انسانوں کے ساتھ خیر خواہی ترغیب دیتی ہے۔ اہل باطل اور مغرب زدہ لوگ مسلمانوں کے ذہنوں میں اس بات کو ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں بے جا پابندیاں عائد کی گئی ہیں یہ لوگ خود تو ہے ہی گمراہ مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمہ وقت ان لوگوں کی کوشش ہیں کہ مسلم مردوزن کیسے گمراہی اور ضلالت کے سمندر میں ڈوب جائیں۔ ایک طرف مسلم نوجوان کے لئے تباہی کے اسباب پیدا کر رہے ہیں تو دوسری طرف مسلم خواتین کو فیشن پرست اور عیش پرست بنانے کی چکر میں ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مسلمان مردوزن اپنا دشمن نہیں سمجھ پا رہے ہے موجودہ دور کی عورتیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کر رہی ہیں اور کر چکی ہیں دراصل یہ علامات قیامت میں سے ہیں اور یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مسلم معاشرہ زوال کی طرف جا رہا ہے۔ تاریخ انسانی اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کیا ہے تو کفر اور اہل کفر غالب آچکے ہیں اور مغربی تہذیب وتمدن کا دور چلا آیا ہے اور مغربی تہذیب وتمدن سے مراد حیوانوں (خنزیر، کتوں، گدھوں) کی زندگی ہے۔ جیسا کہ خود ایک انگریز مفکر کا قول ہے، ہم نے سمندر پر مچھلیوں کی طرح تیرنا سیکھ لیا اور پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنا سیکھ لیا لیکن زمین پر انسانوں کی طرح چلنا نہیں سیکھا۔ جو کہ صرف اور صرف اسلامی تہذیب کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتا ہے چنانچہ یہ بات تو مسلمہ ہے کہ اسلام عورتوں کو زیب وزینت اور بناؤ سنگار کی اجازت دے دیتی ہے مگر کچھ شرائط وقیود کے ساتھ۔ کیونکہ زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کرنا عورتوں کا فطری حق ہے اسلام عورت کی اس فطری خواہش کا ہرگز مخالف نہیں ہے تاہم چونکہ مسلمان زندگی کے ہر موڑ میں احکامات خداوندی کا پابند ہے اور شریعت مطہرہ میں پابند

رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور عورت کے لئے زیب وزینت کرنے میں شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

اگر اسی خواہش پورا کرنے میں شرعی تقاضوں کو سامنے رکھا گیا اور شرعی حدود کے اندر اندر اس فطری خواہش کو پورا کرلیا اس نیت سے کہ شوہر راضی اور خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر اجر وثواب ملے گا اور اگر نامحرم مردوں کو دکھانے یا فخر اور تکبر کی نیت سے بناؤ سنگھار کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور فتنہ برپا کرنے کا سبب بنے گی۔ چنانچہ خواتین کے لئے اپنے سر کے بالوں کو کاٹنا یا کٹوانا ہرگز جائز نہیں کیونکہ اس سے مردوں کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اور احادیث مبارکہ میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: **لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوہ باب الترجل الفصل الاول ص: ۳/۳۸۰)**. ترجمہ: سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

عورت کا فیشن کے طور پر شوہر کے حکم سے یا خود سر کے بال کٹوانا

اگر شوہر عورت کو فیشن کے طور پر بال کاٹنے کے لئے کہے یا عورت از خود فیشن کے انداز پر بال کاٹے تو یہ سخت گناہ کا کام اور جرم ہے اور گناہ کے کاموں میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے: **عن علیؓ قال نھی رسول اللّٰہ ﷺ ان تحلق المرآۃ رأسھا. رواہ النسائی، مشکوۃ شریف ص: ۳۸۴ باب الترجل.**

درمختار میں ہے۔ **قطعت شعر رأسھا اثمت ولعنت زادفی البزازیۃ وان یاذن الزوج لانہ لا طاعۃلمخلوق فی معصیۃ الخالق (درمختار مع رد المحتار ج: ۵ کتاب الحظر والاباحہ فصل فی البیع).**

فتاوی عالمگیری میں ہے۔ **ولو حلقت المرأۃ رأسھا فعلت لوجع اصا بھا لا باس بہ وان فعلت ذلک تشبھاً بالرجل فھو مکروہ کذافی الکبیریٰ عالمگیری ج: ۶ ص: ۲۳۸ کتاب الکراھیۃ.**

بہشتی زیور میں ہے۔ مسئلہ: عورت کو سر منڈانا یا بال کترانا حرام ہے حدیث پاک میں لعنت آئی ہے بہشتی زیور ص ۱۳۴۔ حصہ ۱۱۔ تتمۂ حصہ پنجم بہشتی زیور۔ بالوں کے متعلق احکام (امداد الفتاوٰی) ص: ۲۱۶ تا ۲۱۸ جلد چہارم۔ بالوں کے حلق وقصر خضاب وغیرہ کے احکام۔

بال بڑھانے کے لئے عورت کا بالوں کے سروں کو کاٹنا

اگر معتد بہ مقدار تک بال بڑھ چکے ہو تو مزید بڑھانے کیلئے بال کاٹنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (رحیمیہ ج: ۹ تا ۱۰ ص: ۲۰ تا ۲۱)

اگر کسی عورت کے چوٹی کے بال بڑے چھوٹے ہو تو ان کو برابر کرنے کیلئے بال کاٹنا کیسا؟

بچیوں کے بال کاٹنا

بعض عورتیں اپنی لڑکیوں کے بال بطور فیشن کاٹتی رہتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بال قدرتاً چوٹے بڑے ہوتے ہیں اس میں کوئی برائی کی بات نہیں ہے کاٹنے سے چوٹی چھوٹی ہوگی لہٰذا بال نہ کاٹے جائیں چھوٹی بچیوں کے بال بھی بطور فیشن کاٹنا ممنوع ہے۔فقط (فتاویٰ رحیمیہ ج:۹ تا ۱۰ص:۳۰۰۔)

عورتوں کا مردوں جیسا بال بنانا

اسلام نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کو ساتھ مشابہت سے منع کیا ہے۔اور ایسا کرنے والوں کو لعنت کے مستحق قرار دیا ہے اس لئے خواتین کا ایسی ہئیت بنانا جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہونا جائز اور حرام ہے اسی طرح خواتین کا ایسے بال بنانا بھی حرام ہے اور موجب لعنت ہے جس میں مردوں کے ساتھ مشابہت ہو۔لما ورد فی الحدیث الشریف.من ابن عباس ؓ قال :قال النبی ﷺ لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال:مشکوۃ المصابیح ص: ۲۸۰ کتاب النکاح باب الترجل وفی صحیح البخاری:عن ابن عباس ؓ قال:لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال،صحیح البخاری ج: ۲ ص: ۸۷۴ کتاب اللباس. (باب .المتشبھین بالنساء والمتشبھات بالرجال:)مثله فی سنن ابی داؤد ج:۲ص: ۲۱۰ کتاب اللباس باب فی لباب النساء.فتاوی حقانیه ج: ۲ ص ۴۲۰.

عورتوں کے لئے زینت کرنا اپنے شوہر کے لئے مستحسن ہے

متعدد احادیث مبارکہ میں عورتوں کے لئے ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگانے کی ترغیب آئی ہے۔''عن عائشہ رضی اللہ عنھا اتیت امرأۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ ماأدری أید رجل ام امرأۃ قالت بل یدامرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیّر اظفارک یعنی بالحناء رواہ ابو داؤد والنسائی'' . (مشکوۃ ۲/۳۸۳)

ترجمہ:حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ لمبا کر کے حضور علیہ الصلوۃ السلام کو ایک خط پیش کیا آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ ہمیں کیا معلوم کہ مرد کا ہاتھ یا عورت کا؟اس نے عرض کیا عورت کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں پر مہندی کا رنگ کئے ہوتی۔(خضاب کا شرعی حکم ص ۳۶)

عورت کو زینت کرنا مرخص ہے لیکن اپنے گھر میں رہ کر زینت کرسکتی ہے۔اور اپنے خاوند کو رغبت دلانے کے لئے تو مستحسن ہے۔لیکن باہر جاتے وقت اور اجنبی لوگوں کو دکھانے کے لئے زینت کرنا گناہ ہے۔اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ شریعت میں عورتوں کے لئے ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگانا مسنون ہے۔

اور عورتوں کے لئے زیورات پہننا جائز ہے۔کما قال العلامیہ ابن عابدین ولا بأس لھن بلبس الدیبا ج والحریر .

والذهب والفقة واللؤلؤ اه. قال فی تنویر الا بصار .وکرہ لبس المعصفر . (ردالمحتار ٦/٣٤١)
والمزعفر الا حمر والا صفر المرجان.وتحت هذا قال صاحب درالمختار . مفا ده' انه لا یکره للنساء. (٦/٣٥٨)
قال فی الردالمحتار . وفی الجوهر ة. والتختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروه للرجال النساء.(ج٦،ص ٣٤١)
یعنی مردوں کے لئے یہ امر ہے کہ انگوٹھی کا نگینہ اپنے ہتھیلی کے طرف کرے بخلاف عورتوں کے کہ وہ ظاہر کی طرف کرے کیونکہ انگوٹھی عورتوں کے حق میں زینت ہے اورعورتوں کے لئے زینت کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔ کما صرح به العلامه الشامی.
(قوله ویجعله) ای العض لبطن کفه بخلاف النسوان لانه تزین فی حقهن)(هداية.(٦/٣٤١)وفی الردالمحتار:وفی البحر الزاؤه.ویکره للانسان ان یخضب یدیه ورجلیه وکذا الصبی الالحاجة نباية. ولا بأس به للنساء اه مزید اه .(٦/٣٦٢)
عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے۔ کما فی البحر وانما حرم لبس الحریر علی الرجال دون النساء لماروی ابو موسی الا شعریؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجل الذهب والحریر للا ناث من امتی وحرم علی ذکو رها رواه احمد والنسائی والترمذی وصحیح. (جلد٨/١٨٩)
وایضاً قال. واستدل الشارح علی جواز النظر الی ماذ کر بقوله تعالیٰ ولیبدین زینتهن الا ما ظهر منها قال علی وابن عباس ما ظهر منها الکحل والخاتم .لا الو جه کله' والکف . فلا یفید المدعی فتا مل . والا صل فی هذا ان المرأ ة عور ة مستوره لقوله علیه السلام المرأة عورة مستورة الا ما استشناه الشرع وهما عضوان ولان المرأة لا بد لها من الخروج للمعاملة مع الا جانب خلد بد لها من ابداء الوجه لتعرف فتطالب ما لعمن . ویر د علیها بالعیب ولا بدمن ابد اء الکف للا خذو العطاء وهذا یفید ان القدم لا یجوز النظر الیه. وعن الامام انه یجوز ولا ضروق فی ابداء القدم فهو عورة فی حق النظر ولیس بعورة فی حق الصلوٰة . کذا فی المحیط . وعن الثانی یجوز النظر الی ذراعیها ایضا لا نه یبدؤ منها عادة وماعد اهذه الا عضاء لا یجوز النظر الیها لقوله علیه الصلوة والسلام من نظر الی محاسن امرأة اجنبیة عن شهوة صب فی عینیه الا نک یوم القیامةالحدیث:
وفی الفقه الاسلامی . ویحل للنساء اللبس والتختم مطلقاً والتحلی بالحلی من الذهب والفضة لقوله علیه الصلوٰة والسلام الذهب وا لحریر حل لا ناث اُمتی حرام علی ذکورها.(٢٦٣٥،٢٦٣٦،٢٦٣٧)
وایضاً قال. وکره تنزیها عند الحنفیة للرجال لبس المعصفر والمزعفر: الا حمر والا صفر ولا یکره للنساء ولا بأس لهن بسائر الا لوان . (٤/٢٦٤٠)

بلا عبارات فقہیہ کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے لئے انگوٹھی اور ریشم کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے جبکہ مردوں کے لئے ریشم کا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے کی گنجائش نہیں۔ اسلام نے ہر جگہ پر مرد وعورت کو جدا جدا مرتبہ ومقام دیئے ہیں مرد وعورت احکام میں یکساں نہیں۔ کچھ چیزوں میں اسلام نے عورتوں کو ناقصات العقل کہا تو بعض میں ان کو فوقیت دی بہر حال زینت وزینت والی اشیاء عورت کو اجازت دی گئی ہے۔

استفتاء بعنوان عورت سر کے زائد بال کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں مسلمائے دین اور مفتیاں شرع کہ عورت اپنے بالوں کو کاٹ سکتی ہے یا نہیں کاٹ سکتی ہے اگر کاٹ سکتی ہے تو کتنی مقدار میں کاٹ سکتی ہے؟ متعلمہ درجہ عالیہ المدرسہ اسلامیہ للبنات المرکز الاسلامی:

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت کا سر کے بالوں کو کاٹنا حرام ہے گھنے اور لمبے بال عورتوں اور بچیوں کے لئے باعث زینت ہے اور آسمانوں پر فرشتوں کی تسبیح ہے۔ ایک حدیث اسکے متعلق ملاحظہ ہو۔ سبحان من زین الرجال باللحیٰ وزین النساء باالزوائب(روح البیان ج: ۱/۲۲۲).

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت بخشی اور عورتوں کو زینت بخشی ہے ان کے زلفوں اور چوٹیوں سے۔ اور درمختار میں ہے۔ قطعت شعر رأسها اثمت ولعنت زادفی البزازیة .وان الزوج لانه لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق.(درمختار مع رد المختار ج:۵ص: ۳۵۹ کتاب الخطر والاباحة فصل فی البیع)وفی الاشباه احکام الشتی قوله.وتمنع من حلق رأسها حلق شعر رأسها فی قوله :والظاهران المراد بحلق رأسها ازالته سواء کان بحلق اوقص اونتف اونورة فلیحد.والمرا دبعدم الجواز کراهیة التحریم لمافی مفتاح السعادة ولو حلقت فان فعلت ذلک تشبهاً بالرجال فهو مکروه لانها ملعونة .وعن علی قال رسول الله ﷺ ان تحلق المرأة رأسها(رواه النسائی).قال الخ تهانوی رحمه الله قلت والحلق شامل للقص ایضاً کما ذکر فشمله الحدیث بحواله بوادر النوادر ص: ۳۷۳.

لہذا بالوں کو چھوٹا نہ کیا جائے البتہ اتنے بڑے ہو کہ سرین سے بھی نیچے ہو جائیں اور عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والے حصے کے بالوں کو کاٹا جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج:۹ تا ۱۰ ص: ۳۱۱ تا ۳۲۱) والله اعلم بالصواب

کتبه

عظمت الله بنوی

دارالافتاء جامعه المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں

۵ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ

☆......☆......☆......☆......☆